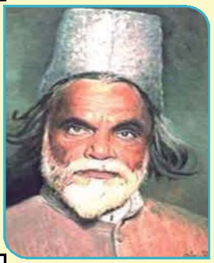

جگرؔ مراد آبادی (علی سکندر)

پیدایش: ۱۸۹۰ء

وفات: ۱۹۶۰ء

تصانیف: داغِ جگر، شعلۂ طور، آتش گل

دنیا کے ستم یاد، نہ اپنی ہی وفا یاد
اب مجھ کو نہیں کچھ بھی محبّت کے سِوا یاد

میں شکوہ بہ لب تھا، مجھے یہ بھی نہ رہا یاد
شاید کہ مرے بھولنے والے نے کِیا یاد

کیا جانیے، کیا ہوگیا اربابِ جُنوں کو
مرنے کی ادا یاد نہ جینے کی ادا یاد

میں ترکِ رہ و رسمِ جُنوں کر ہی چکا تھا
کیوں آ گئی ایسے میں تری لغزشِ پا یاد؟

کیا لُطف کہ میں اپنا پتا آپ بتاؤں
کیجے کوئی بُھولی ہوئی خاص اپنی ادا یاد

(ماخوذ از: کلیاتِ جگرؔ)

مشق

سوال۱: درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(الف) کیا جانیے، کیا ہوگیا اربابِ جنوں کو
مرنے کی ادا یاد نہ جینے کی ادا یاد

(ب) ایک مدّت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بُھول گئے ہوں تجھے، ایسا بھی نہیں

سوال۲: درج ذیل الفاظ و تراکیب کا مفہوم واضح کیجیے:

سودا۔ جلوہ گہِ ناز۔ شکوۂ جور۔ شکوہ بہ لب۔ اربابِ جُنوں۔ سخن آرا

سوال۳: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

۱۔ ''ترکِ محبّت'' ہے:

(الف) مرکب اضافی (ب) مرکب عطفی
(ج) مرکب اشاری (د) مرکب توصیفی

۲۔ ''سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنّا بھی نہیں'' اس مصرعے میں کیفیت پائی جاتی ہے:

(الف) مثبت (ب) منفی (ج) رجائی (د) اضطراری

۳۔ مصرع ہے: 'دنیا کے ستم یاد نہ اپنی ہی:

(الف) وفا یاد' (ب) جفا یاد' (ج) ادا یاد' (د) صدا یاد'

۴۔ جگرؔ پیدا ہوئے:

(الف) ۱۸۹۰ء میں (ب) ۱۸۹۱ء میں (ج) ۱۸۹۲ء میں (د) ۱۸۹۳ء میں

۵۔ 'مرنے کی ادا یاد نہ جینے کی ادا یاد' اس مصرعے میں صنعتِ تکرار کے علاوہ یہ صنعت بھی ہے:

(الف) صنعتِ تضاد (ب) صنعتِ مبالغہ
(ج) صنعتِ تلمیح (د) صنعتِ استعارہ

ندائیہ/فجائیہ (SIGN OF EXCLAMATION) (!)

یہ علامت جملے میں جب کسی کو مخاطب کرنے یا پکارنے کے لیے استعمال کرتے ہیں تو "ندائیہ" کہلاتی ہے۔ مثلاً:

ندائیہ:

دیکھنا! گنوانا مت دولتِ یقین، لوگو!
یہ وطن امانت ہے اور تم امین، لوگو!

جب یہ علامت ایسے الفاظ یا جملوں کے بعد آتی ہے جن سے کوئی جذبہ ظاہر کرنا ہوتا ہے جیسے: غصہ، حقارت، نفرت، خوف، غم، تعجب تو اس کو "فجائیہ" کہا جاتا ہے۔ جذبے کی شدت کی مناسبت سے ایک سے زیادہ علامتیں بھی لگا سکتے ہیں جیسے: افوہ!، بس صاحب! بس! صد افسوس! آج وہ شخص بھی دنیا سے اُٹھ گیا۔

سوال: آپ اس کتاب میں سے ایسے چند جملے تلاش کر کے لکھیے جن میں ندائیہ یا فجائیہ کیفیت کے ساتھ یہ علامت استعمال کی گئی ہو۔

سرگرمیاں

۱- طلبہ کمرۂ جماعت میں فراقؔ اور جگرؔ کی غزلیں ترنُّم سے پیش کریں گے۔
۲- طلبہ ان غزلوں سے اپنے پسندیدہ اشعار سنائیں گے اور اپنی پسند کی وجہ بھی بیان کریں گے۔

برائے اساتذہ

طلبہ کی سرگرمیوں کی نگرانی کرتے ہوئے غزل کے چیدہ چیدہ محاسن پر روشنی ڈالیے۔